سوال

(243) مریض کی طہارت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مریض کی طہارت کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر نماز کے لئے طہارت کا حکم دیا ہے لہذا ناپاکی کو دور کرنا اور نجاست کا ازالہ کرنا۔ خواہ وہ بدن میں ہو یا کپڑے میں ہو یا اس جگہ میں ہو جہاں نماز پڑھنی ہو، نماز کی شرائط میں سے ہے لہذا جب مسلمان نماز کا ارادہ کرے تو اس کے لئے واجب ہے کہ چھوٹی ناپاکی کی صورت میں وضوء کرے اور بڑی کی صورت میں غسل کرے اور بول و براز کی صورت میں ضروری ہے کہ پانی کے ساتھ استنجاء کیا جائے یا ڈھیلوں کو استعمال کر لیا جائے تاکہ طہارت ونظافت مکمل طور پر حاصل ہو جائے طہارت و نظافت سے متعلق بعض احکام کا ذکر حسب ذیل ہے: دونوں راستوں سے نکلنے والی ہر چیز مثلاً بول و براز کی وجہ سے پانی سے استنجاء واجب ہے نیند یا محض ہوا خارج ہونے کی وجہ سے استنجاء نہیں ہے بلکہ صرف وضوء کرنا ہو گا کیونکہ استنجاء کا حکم تو ازالہ نجاست کے لئے ہے اور نیند و خروج ہوا کی صورت میں نجاست نہیں ہے۔ ڈھیلے پتھروں کے ہوں یا جو چیز پتھروں کے قائم مقام ہو سکتی ہو ڈھیلوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ تین ہوں اور پاک ہوں کیونکہ نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

من استجمر فليوتر

(سنن ابی داود کتاب الطہارۃ، باب الاستتار فی الخلاء، ح: 35/ وسنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ۔ ح (337)

"جو شخص ڈھیلے استعمال کرے وہ طاق استعمال کرے"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

اذا ذهب احدكم الى الغائط فليذهب معه بثلاثة احجار فانها تجزئ عنه

(سنن ابی دود کتاب الطہارۃ باب الاستنجاء بالاحجار، ح: 40)

"تم میں سے جب کوئی قضاء حاجت کےلئے جائے تو وہ اپنے ساتین ڈھیلے لے جائے یہ اس کےلئے کافی ہوں گے ۔" نبی ﷺ نے فرمایا کہ ڈھیلے تین سے کم ہوں لید۔ ہڈی اور کھانے کی کسی چیز کو اور ہر اس چیز کو جو قابل احترام ہو بطور ڈھیلا استعمال کرنا جائز نہیں ۔ افضل یہ ہے کہ پتھروں کو بطور ڈھیلا استعمال کیا جائے یا جو چیزیں ان سے مشابہت رکھیں ،مثلاً ٹشو پیپر وغیرہ اور پھر ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کیا جائے کیونکہ پتھر عین نجاست کے زائل کرتے ہیں اور پانی محل نجاست کو پاک کرتا ہے لہذا اس سے خوب خوب صفائی ہو جاتی ہے ۔ آدمی کو اختیار ہے کہ وہ پانی کے ساتھ استنجاء کرے یا پتھروں وغیرہ کے ساتھ صفائی کرے ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :

يدخل الخلاء، فأحمل أنا وغلام إداوة من ماء، وعنزة، يستنجي بالماء.

(صحیح بخاری کتاب الوضوء ۔ باب حمل العترة مع الماء فی الاستجاء ۔ ح :(152) صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الاستجاء ، ح (271)

" نبی کریم ﷺ جب خلا میں داخل ہوتے تو میں یا میرے جیسا کوئی اور لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ اٹھالیتا اور آپ ﷺ پانی سے استنجاء فرماتے ۔

"حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عورتوں کی ایک جماعت سے فرمایا :

مرن أزواجكن أن يستطيبوا بالماء فإني أستحيهم فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعله

(جامع الترمذی ۔کتاب الطهارة باب ما جاء فی الاستجاء بالماء ۔ ح :(19)

"اپنے شوہروں سے کہو کہ وہ پانی سے طہارت کریں ۔ میں ان سے بات کرنے میں حیا محسوس کرتے ہوں اور رسول ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے ۔"اگر آدمی دونوں میں سے ایک پر اکتفاء کرنا چاہے تو افضل یہ ہے کہ پانی پر اکتفاء کرے کیونکہ پانی مقام کو بھی پاک کرتا ہے اور عین نجاست کو بھی زائل کرتا ہے ،اس سے نظافت بھی خوب ہوتی ہے اگر ڈھیلوں پر اکتفاء کرے تو پھر تین ڈھیلے استعمال کرے ۔ اگر مقام صاف ہو جائے تو بہتر ورنہ چار اور پانچ استعمال کرے حتیٰ کہ مقام پاک صاف ہو جائے لیکن افضل یہ ہے کہ آدمی طاق تعداد میں استعمال کرے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

من استجمر فليوتر "جو ڈھیلے استعمال کرے ۔ اسے طاق استعمال کرنا چاہیئں ۔"

(سنن ابی داود کتاب الطهارة باب فی الخلاء ۔ ح :35/) وسنن ابن ماجہ کتاب الطهارة ، ح :(337/)

ڈھیلہ دائیں ہاتھ سے استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ا ۔''

" نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يستنجي احدنا بيمنيه لايمسك احدكم زكره بيمنه وهو يبول ولا يتمسح من الخلاء بيمنه

(صحیح بخاری کتاب الوضوء ، باب النهى عن الاباليمن ، ح (153/) و صحیح مسلم کتاب الطهارة باب النهيي عن الاستجاء باليمن ، ح :(477/)۔

"ہم میں سے کوئی دائیں ہاتھ سے استجاء نہ کرے پیشاب کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے اپنے آلہ تناسل کو نہ پکڑو اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرو ۔"

اگر بایاں ہاتھ کٹا ہو یا اس میں کو یہ بیماری ہو تو پھر اس طرح کی حالت میں بوقت ضرورت دایاں ہاتھ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔ اسلامی شریعت کی بنیاد چونکہ آسانی اور سہولت پر ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے عذر میں مبتلا لوگوں کےلئے عبادات کے ادا کرنے میں حسب عذر تخفیف کر دی ہے تاکہ وہ کسی حرج اور مشقت کے بغیر اپنی عبادت ادا کر سکیں ،ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَما جَعَلَ عَلَيكُم فِى الدّينِ مِن حَرَجٍ ...٧٨... سورة الحج

"اور (اللہ تعالیٰ نے) تم پر دین (کی کسی بات) پر تنگی نہیں کی۔"

اور فرمایا:

يُريدُ اللَّهُ بِكُمُ اليُسرَ وَلا يُريدُ بِكُمُ العُسرَ...١٨٥... سورة البقرة

"اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا۔"

اور فرمایا:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا استَطَعتُم ...١٦... سورة التغابن

"سو جہاں تک ہوسکے تم اللہ سے ڈرو۔"

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

وإذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم".

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب الاقتداء سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ح: (7288) و صحیح مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرۃ فی العمر۔ ح: (1337)

"جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو مقدور بھر اطاعت بجا لاؤ۔"

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ: "دین آسان ہے۔" مریض کو جب پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنے کی استطاعت نہ ہو یعنی حدث اصغر کی صورت میں وضوء اور حدث اکبر کی صورت میں غسل کرنے سے عاجز ہو یا اس سے مرض میں اضافہ کا خوف ہو یا بیماری کے درست ہونے میں تاخیر کا اندیشہ ہو تو وہ تیمم کرلے یعنی دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر ایک بار مارے اور اپنی انگلیوں کے اندر کے حصے کو اپنے چیرہ پر پھیر لے اور ہتھلیوں کو دونوں بازوئوں پر پھیرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن كُنتُم مَرضىٰ أَو عَلىٰ سَفَرٍ أَو جاءَ أَحَدٌ مِنكُم مِنَ الغائِطِ أَو لـٰمَستُمُ النِّساءَ فَلَم تَجِدوا ماءً فَتَيَمَّموا صَعيدًا طَيِّبًا فَامسَحوا بِوُجوهِكُم وَأَيديكُم مِنهُ ...٦... سورة المائدة

"اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور منہ اور ہاتھوں کا مسح (کر کے تیمم کر لو)۔"

جو شخص پانی کے استعمال سے عاجز ہو اس کا حکم وہی ہے جو اس شخص کا ہے جس کے پاس پانی ہی نہ ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

إنما الأعمال بالنيات، وإنما لكل امرئ ما نوى،

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ح: 1)

"اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے صرف وہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔"

(1) مرض معمولی ہو اور پانی کے استعمال سے ہلاکت بیماری میں اضافہ شفایابی میں تاخیر اور درد میں نمایاں اضافہ کا کوئی خدشہ نہ ہو جیسے سر درد یا داڑھ میں درد وغیرہ ہو یا مریض کے لئے گرم پانی کا استعمال ممکن ہو اور اس سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو اس کے لئے تیمم جائز نہیں کیونکہ تیمم کا جواز نفی ضرر کے لئے ہے اور یہاں کوئی ضرر ہے ہی نہیں اور پانی بھی اس کے پاس موجود ہے لہذا اس کے لئے پانی کا استعمال واجب ہے۔

(2)۔اگر مریض ایسا ہو کہ پانی کے استعمال سے ہلاکت یا کسی عضو کے ناکارہ ہونے یا اس سے کسی ایسے مرض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو جس سے جان کو خطرہ لاحق ہو یا کوئی عضو ناکارہ ہونے یا اس کی افادیت ختم ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے مریض کے لئے تیمم جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلا تَقتُلوا أَنفُسَكُم إِنَّ اللَّهَ كانَ بِكُم رَحيمًا ٢٩ ... سورة النساء

"اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بلاشبہ اللہ تم پر مہربان ہے۔"

(3) اگر مرض ایسا ہے کہ آدمی چل پھر نہیں سکتا اور اس کے پاس کوئی اور انسان بھی نہیں جو اسے مہیا کرسکے تو اس کے لئے بھی تیمم جائز ہے (4) جس شخص کے جسم پر زخم ہوں یا پھوڑے پھنسیاں ہوں یا کوعضو ٹوٹا ہوا ہو مرض ایسا ہو کہ پانی کا استعمال نقصان دہ ہو اور وہ جنبی ہو جائے تو اس کے لئے سابقہ دلائل کی بنیاد پر تیمم کرنا جائز ہے اور اگر اس کے لئے جسم کے صحیح حصے کا دھونا ممکن ہو تو اسے دھونا واجب ہوگا اور باقی حصے کا تیمم کرلے۔

(5) اگر مریاج کسی ایسی جگہ ہو جہاں پانی نہ ہو۔ مٹی بھی نہ ہو اور نہ کوئی ایسا شخص موجود ہو جو مٹی یا پانی کا کر دے سکے تو وہ حسب حال اسی طرح نماز پڑھ لے نماز کو مؤخر کرنا جائز نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا استَطَعتُم ١٦ ... سورة التغابن

"سو جہاں تک ہوسکے تم اللہ سے ڈرو۔"

(5) سلسل البول کا وہ مریض جو علاج معالجہ سے بھی صحیح نہ ہوسکتا ہو تو اسے وقت ہونے کے بعد ہر نماز کے لئے وضوء کرنا چاہئے اور جسم کے حصے کو دھولینا چاہئے جہاں پیشاب لگا ہو۔اگر مشقت نہ ہو تو نماز کے لئے الگ پاک کپڑے استعمال کرے ورنہ اس کے لئے معافی ہے اور وہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَما جَعَلَ عَلَيكُم فِى الدّينِ مِن حَرَجٍ ٧٨ ... سورة الحج

اور (اللہ تعالیٰ نے) تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔" نیز فرمایا:

يُريدُ اللَّهُ بِكُمُ اليُسرَ وَلا يُريدُ بِكُمُ العُسرَ... ١٨٥ ... سورة البقرة

"اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا۔" اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

واذا امرتکم بامر فاتوا منہ ما استطعتم"۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ح : (7688) وصحیح مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرۃ فی العمرح : (1337)

"جب میں تمہیں کوحکم دوں تومقدور بھر اس کی اطاعت بجالاؤ۔" سلسل البول کے مریض کو احتیاط کرنی چاہیئے کہ پیشاب اس کے کپڑوں جسم اور نماز کی جگہ کو نہ لگے یاد رہے تیمم بھی ہر اس چیز سے باطل ہوجاتا ہے جس سے وضوء باطل ہوتا ہے نیز پانی کے استعمال کی قدرت کے حاصل ہونے یا معدوم ہونے کی صورت میں پانی کے مل جانے سے بھی تیمم باطل ہوجائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38